



سوال

(177) اگر بیوی شوہر کو مہر معاف کر دے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی کے والد نے فوری طور پر تو قرآن مجید بطور مہر طلب کیا لیکن بعد میں یہ شرط لگائی کہ 20 ہزار ڈالر دینا ہوں گے۔ شادی کرنے والا بھائی اتنی بڑی رقم ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور بیوی اس رقم کو معاف کرنا چاہتی ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اور اگر بیوی اس رقم کو معاف نہ کرے اور کچھ مدت بعد اس کو طلاق ہو جائے تو کیا خاوند پر طلاق کے بعد یہ رقم ادا کرنی واجب ہوگی؟ نیز کیا اس بھائی کے لیے یہ جائز ہے کہ لٹنے مہر کی ادائیگی کا وعدہ کر لے جتنا اس کی ملکیت میں نہ ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیوی پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنا حق مہر معاف کر دے اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے:

"اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھا لو۔" (النساء: 4)

ہم بستری کے بعد طلاق کی صورت میں بیوی مہر کی حقدار ہوگی خواہ وہ طلاق شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد ہو جائے، لیکن خلع کی صورت میں شوہر اس کے مہر کے مال کے عوض میں خلع دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اگر کوئی شرعی سبب ہو تو پھر خلع ہو سکتا ہے صرف مال حاصل کرنے کے لیے نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور تم انہیں اس لیے مت روکو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی اور واضح بے حیائی کریں۔" (النساء: 19) (شیخ

محمد المنجد)

حداماً عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ص 250

محدث فتویٰ